1978

(۱)

۷۸۶

بگرامی خدمت حضرت مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری و شیخ الحدیث حضرت مولانا ... صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مد ظلہما

بعد سلام مسنون امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ برطانیہ کے انتہائی مختصر قیام و حرمین شریفین کی سعادت حاضری سے مشرف ہو کر امید کہ بخیر و عافیت مراجعت ہو گئی ہوگی۔

آپ حضرات کے برطانیہ قیام کے دوران ڈیوزبری میں جمعیۃ علماء برطانیہ نے رویت ہلال کے سلسلے میں ایک اجلاس کیا تھا جس میں آپ بزرگوں نے بھی شرکت کی تھی اور ایک جو فیصلہ پر دستخط کئے تھے جسکی فوٹو کاپی ساتھ میں ارسال خدمت ہے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم احصوا ہلال شعبان لرمضان کے تحت رمضان کی ابتداء کے لئے شعبان کی ۲۹-۳۰ کا تعیین ضروری ہونا ایک لازمی و شرعی امر ہے تاکہ اسکو قرار دیکر رمضان کی ابتداء کی جائے۔

برطانیہ میں شعبان کی تعیین کے بارے میں اختلاف لوگوں میں شب برأۃ منانے کے وقت ہوا۔ بعض نے شب برأۃ ۲۱-۲۲ جولائی ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب یعنی شب جمعہ کو منائی جمعیۃ علماء برطانیہ کی رویت ہلال کمیٹی کے کہنے کی بنا پر

اور بعض نے ۲۲-۲۳ جولائی کی درمیانی شب یعنی شب ہفتہ کو شب برأۃ منائی اور جماعت بھی اسی کے مطابق باٹلی میں شب برأۃ کی۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہوئی کہ جمعیۃ کے صدر محترم جناب مفتی عبدالباقی صاحب نے فرمایا کہ شب برأۃ کا فیصلہ لندن میں ۲۱-۲۲ جولائی کی درمیانی شب میں کیا تھا ڈیوزبری اجتماع سے پہلے مگر جب اسے ڈیوزبری اجتماع کے موقعہ پر شب برأۃ کے متعلق پوچھا گیا باٹلی کے علماء کرام نے پوچھا تو فرمایا کہ اس میں مشورہ نہیں کیا اسپر حضرت مفتی عبدالباقی صاحب کے ساتھ دوسرے علماء مشورہ کے لئے ایک مکان میں جمع ہوئے اور یہ طے کیا کہ کل مراکش فون کرکے معلوم کرینگے کہ وہاں کب شب برأۃ ہوتی ہے دوسرے روز مراکش فون کرنے پر معلوم ہوا کہ وہاں شب برأۃ ۲۲-۲۳ جولائی کی درمیانی شب ہے اور اسکے مطابق ڈیوزبری باٹلی اور دوسرے شہروں میں شب برأۃ منائی گئی

اختلاف کی یہ بنیاد رمضان کی ابتداء میں یوں ظاہر ہوئی کہ جن لوگوں نے ۲۱-۲۲ جولائی کی درمیانی شب کو ۱۵ شعبان قرار دیا انکے نزدیک ۴ جولائی ۱۹۷۸ء ۱۳۹۸ھ کو جمعہ کو ۲۹ شعبان تھی اور جنہوں ۲۲-۲۳ جولائی کی درمیانی شب کو ۱۵ شعبان قرار دیا تھا انکے نزدیک ۴ جولائی کو ۲۸ شعبان تھی

(الف) اسلامک کلچرل سنٹر کی رویت ہلال کمیٹی جس میں حضرت مفتی عبدالباقی صاحب بھی شامل ہیں نے ۴ جولائی جمعہ کی شام کو بعد غروب ہوائی جہاز کے ذریعہ فضا میں اپنے ممبران بھیجے انہوں نے آکر خبر دی کہ چاند نظر نہیں آیا۔

(ب) یہاں کے محکمۂ موسمیات (رصدگاہ) کے حساب سے بھی جمعہ کی شام کو چاند کے نظر آنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔

(ج) برطانیہ سے قریب ترین ملک مراکش جس پر اتفاق ہوا کہ عمل ہوگا رمضان و عید میں کرتے رہے وہاں بھی حضرت مفتی صاحب عبدالباقی صاحب کے فون کے مطابق جمعہ کے روز ۲۹ شعبان ہونے کی بناء پر سنیچر کے روز روزہ ہونے کا کوئی امکان

ص ر لیٹر ۲

مگر اسلامک کلچرل سنٹر کی رویت ہلال کمیٹی نے ۵ اگست بروز ہفتہ کو یکم رمضان کا اعلان
کیا اور وجوہات یہ بتائی کہ اہم مسلم ممالک میں جمعہ کو رمضان شروع ہو چکا ہے
اور اہم مسلم ممالک میں ہفتہ کے روز رمضان شروع کرنے کا اعلان ہوا ہے
لہٰذا برطانیہ میں بھی بروز ہفتہ ۵ اگست ۷۸ء کو یکم رمضان کا اعلان
کیا جاتا ہے۔ جہاں تک معلوم ہوا یہ خبریں ریڈیو۔ یا سفارتخانوں کے
واسطے سے موصول ہونے والی ہیں۔ مثلاً ڈیوزبری۔ باٹلی۔ بلیک برن۔ منگھم۔ بریڈفورڈ۔ والسال۔ ڈارلسٹن
اس اعلان پر جن شہروں میں لوگوں نے حضرت مفتی صاحب کے فتویٰ کے
مطابق ۲۲۔۲۳ جولائی درمیانی شب کو ۱۵ شعبان منائی تھی انکی جمعہ کے روز ۲۹ شعبان
ہونے کی بنا پر وہاں کے علماء اور عوام حیرت و تشویش میں پڑ گئے چنانچہ اور علماء نے
غور و فکر کے بعد بالآخر برطانیہ میں بھی جمعہ کو ۲۸ شعبان برقرار رکھا
اور یہ طے کیا کہ ہفتہ کے روز مراکش فون سے رابطہ قائم کیا جائے اور وہاں سے
چاند کی خبر موصول ہونے پر اتوار ۶ اگست کو یکم رمضان کا اعلان کیا جائے۔
چنانچہ ہفتہ کے روز مراکش رابطہ فون سے ہونے پر معلوم ہوا کہ آج یعنی ہفتہ کو وہاں
۲۹ شعبان ہے اور چاند ہونے کی خبر پر اتوار ۶ اگست کو یکم رمضان کا اعلان
کیا گیا۔

جناب کی طرف سے ساتھ میں جو فوٹو کاپی ارسال خدمت ہے جس پر جناب کے بھی دستخط ہیں اس میں
دو صورتیں لکھی ہیں۔
(الف) برطانیہ میں چاند دیکھنے کی کوشش جغرافیائی امکان کی روشنی میں کی جائے گی
اور علماء کی ایک کمیٹی ہوائی جہاز کے ذریعہ چاند دیکھنے کی کوشش کرے گی
(ب) اگر برطانیہ میں مذکورہ طریقے سے چاند نظر نہ آئے تو کسی اسلامی ملک سے رویت
کی شرعی طور پر ثابت ہونے والی شہادت کی خبر پر انحصار کیا جائے گا
مذکورہ اول صورت (الف) ہوائی جہاز سے بھی چاند دکھائی نہیں دیا نہ ہی محکمۂ فلکیات
کے مطابق جمعہ کی شام کو بھی چاند نظر آنے کے امکانات تھے
دوسری صورت (ب) کو اگر مطلق تسلیم کر لیا جائے تو ہفتہ کے بجائے جمعرات کی شام
کو چاند کا اعلان کرتے ہوئے جن اہم ملکوں نے جمعہ کے روز یکم رمضان کا اعلان کیا تھا
اسکو سامنے رکھ کے برطانیہ میں جمعہ کے روز یکم رمضان کا اعلان کرنا چاہیے تھا کیونکہ
ثبوت رمضان میں ایک خبر واحد بھی کافی ہے چہ جائیکہ اہم ملکوں کی خبر —
ورنہ بغیر کسی ملک کو متعین کرکے مطلق کسی اسلامی ملک کی خبر پر رمضان کی ابتداء
ہونے کی تو ابتداء اور اختتام دونوں میں انتشار رہے گا اور رمضان کے تیس روزے
پورے ہونے کے امکانات بہت ہی کم ہو رہ جاتے ہیں

سوالات

(۱) حضرت والا اسکی وضاحت فرمادیں کہ کیا جناب کے دستخط کا یہی مطلب
منشا تھا کہ بغیر تعیین شعبان کے کسی ملک کی بھی خبر پہونچ جاوے تو اسپر
رمضان شروع کردیا جائے یا اسمیں کوئی تفصیل ہے؟
(۲) یہ لکھنا کافی نہیں کہ مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے یہ اسلئے
ممکن ہے کہ جہاں شعبان کا تعین واضح ہے مگر جہاں بارہ مہینوں
میں سے کسی ماہ کا تعین نہیں وہاں شعبان کے تعین کی کیا صورت اختیار کی جائے

8

(۳)

(۲) جن لوگوں نے ہفتہ کے روز روزہ رکھا جب یہ بات یقینی طور پر مشتبہ ہو گئی کہ مراکش جیسے قریب ترین اسلامی ملک میں ہفتہ کے روز ۲۹ شعبان تھی انکا ہفتہ کے روز کا روزہ نفلی ہوگا؟ یا رمضان کا؟

(۳) [struck-out word] یہ بات وضاحت طلب ہے کہ اتحاد بین المسلمین کی خاطر اسلام کے اصول اصولوں کو کس حد تک چھوڑا جا سکے دوسرے لفظوں میں مصالح و حکمت کی خاطر متفقہ نے مسلمات کو چھوڑنا کہاں تک صحیح ہے اور اصول و مصالح کے ٹکراؤ کے وقت کہاں تک مصالح کا لحاظ کیا جائے گا؟

(۴) ۳۰ اگست ۷۸ء ۲۵ رمضان المبارک کو کلچر سنٹر نے باتفاق رائے یہ اعلان کیا کہ عید الفطر ۴ ستمبر بروز پیر ہوگی وجہ۔

(الف) لوگوں کو کارخانوں میں چھٹی حاصل کرنے کی سہولت کی خاطر

(ب) اور بعض بہت سی جگہوں پر نماز کے لئے ہال ریزرو کرانے کی خاطر

البتہ متعلم میں یہ کہا گیا ہے کہ رمضان ختم کرنے کے لئے ۲ ستمبر ۲۹ رمضان کو چاند کمیٹی [struck-out word] کا رجوع ہوگا اگر ہمیں یہ طے ہوا کہ آج چاند ثابت ہوا تو اتوار کو روزہ نہیں ہوگا مگر عید سوموار کو ہوگی یعنی قبل از وقت عید کا تعین اور مذکورہ وجوہات وغیرہ کی خاطر عید کا مؤخر کرنا کہاں تک صحیح ہے؟

(۵) تحقیق سے یہ معلوم ہوا ہے کہ جناب نے جس عبارت پر دستخط کئے تھے وہ و ۱۵ اور یہ مضمون مختلف ہے اگر جناب کے پاس اصل کی نقل ہو تو وہ ارسال کرنے کی گذارش یا اجلاس کی کارروائی یاد ہو تو وہ تحریر فرمائیں

۲۲ رمضان المبارک بروز اتوار
مطابق 27-8-78

یعقوب اسماعیل منشی
34 - WARREN - ST.
DEWSBURY
WEST - YORKS. WF12 9LX

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس رویتِ ہلال کمیٹی میں ابتدائی حضرت مولانا مفتی عبد الباقی صاحب دامت برکاتہم نے بیان دیا کہ (الفاظ تو ذھن میں محفوظ نہیں مفہوم جو ذھن میں رہ گیا ہے اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں) یہاں برطانیہ میں پورا سال مطلع ابر آلود رہتا ہے اسلئے انتیسواں چاند نظر نہیں آتا (شاید ہی کسی وقت نظر آجائے) اسلئے یہ ملک اسلامی ممالک کی اطلاع کا محتاج رہتا ہے۔ یہاں پر مختلف مسلک اور مکتبۂ خیال کے لوگ بستے ہیں۔ سعودیہ عربیہ کے باشندے اور جماعت اسلامی والے سعودیہ عربیہ کی خبر تسلیم کرنے پر مصر رہتے ہیں اور اسکے مطابق عمل کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستانی حضرات چاہتے ہیں کہ پاکستان سے رابطہ رکھا جائے، ہندوستانی حضرات مراکش سے تعلق رکھنے پر مصر رہتے ہیں۔ ان میں بھی دو فرقے ہیں جو ایک دوسرے پر اعتماد نہیں رکھتے (دیوبندی، بریلوی) نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دو تین روز تک عید منائی جاتی ہے ان حالات میں اتحاد و اتفاق کی دو صورتیں نظر آتی ہیں

(۱) مختلف مکتبۂ خیال کے حضرات ہوائی جہاز کے ذریعہ بادلوں کے اوپر پہونچکر رمضان اور عیدین کا چاند دیکھ لیا کریں تاکہ فیصلہ متفقہ ہو۔ کیا اسپر عمل کرنے کی شرعاً گنجائش ہے ؟

(۲) اسلامی ممالک سے جو پہلی خبر بطریق موجب ملجائے اسے منظور کر لیا جائے اسمیں کسی ایک ملک کی ترجیح لازم نہیں آتی۔ جو بھی پہلی خبر بطریق موجب ملجائے اسے منظور کر لیا جائے۔ اسپر بھی سب متفق ہو سکتے ہیں آیا سعودیہ عربیہ کی خبر قبول کی جا سکتی ہے؟ مطلع کا مختلف ہونا مانع تو نہ ہوگا ؟

پہلی صورت کے متعلق احقر نے عرض کیا تھا کہ آپکے یہاں کے حالات کے پیش نظر برطانیہ میں اسپر عمل کرنے کی گنجائش ہے (اگرچہ یہ طریقہ غیر مستحسن اور دشوار گذار ہے اسلئے اسکی عام اجازت نہیں ہو سکتی خاص برطانیہ کے لئے اسکی گنجائش نکالی گئی ہے) النفس ورمات تنبیح المحظورات۔

دوسری صورت کے متعلق احقر نے عرض کیا تھا کہ مراکش قریب ہے اس سے تعلق رکھا جاتا تو بہتر تھا کہا گیا کہ اب حضرات مراکش کی ترجیح کو پسند نہیں کرینگے اسکے بعد احقر نے عرض کیا تھا کہ سعودیہ عربیہ کی خبر شرعی طریقے سے ملے اور یہ خبر یہاں کے اعتبار سے انتیس٢٩ تیس٣٠ کے درمیان دائر ہو تو قابل قبول ہو سکتی ہے (از روئے ظاہر روایت) مطلع کا اختلاف مانع نہ ہوگا۔ اٹھائیسواں یا اکتیسواں چاند لازم آتا ہو تو قابل قبول نہ ہوگا۔ (عالمگیری میں ہے۔ ولاعبرۃ لاختلاف المطالع فی ظاهر الروایة کذا فی فتاوی قاضیخان وعلیه فتوی الفقیه ابی اللیث وبه کان یفتی شمس الائمة الحلوانی قالوا لو رای اهل مغرب هلال رمضان یجب الصوم علی اهل مشرق کذا فی الخلاصة (عالمگیری ص $\frac{211}{1\ 2.}$)

علم الفقہ میں ہے۔ ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر بھی حجت ہے ان دونوں شہروں میں کتنا ہی فاصلہ کیوں نہ ہو حتیٰ کہ اگر ابتدائے مغرب میں چاند دیکھا جائے اور اسکی خبر معتبر طریقہ سے انتہائے مشرق کے رہنے والوں کو پہونچ جائے تو ان پر اس دن کا روزہ ضروری ہوگا (درمختار، رد المحتار وغیرہ) (علم الفقہ ص $\frac{18-12}{3\ \ 2}$) (بہشتی گوہر ص ۱۲۲)

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں

س:۔ اگر کسی دور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو معتبر ہوگی یا نہیں ؟

ج:۔ چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے مثلاً برما والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بمبئی کے شخص نے انکے سامنے چاند دیکھنے کی شہادت دی تو ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی۔ ہاں یہ شرط ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جس کا شریعت میں اعتبار ہے تار کی خبر معتبر نہیں (تعلیم الاسلام ص ۵٦ حصہ چہارم)

اسکے بعد مندرجہ ذیل تحریر پر حاضرین نے دستخط ثبت فرمائے

متفقہ فیصلہ

اسلامک کلچرل سنٹر لندن

مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۷۸ء

مسلمانانِ برطانیہ اس امر پر اتفاق کا اظہار کرتے ہیں کہ رمضان اور عیدین کے لئے رویت ہلال کا وہ طریقہ اختیار کیا جائیگا جو سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بتایا گیا ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ۔

(الف) برطانیہ میں چاند دیکھنے کی کوشش جغرافیائی امکان کی کوشش میں کی جائیگی اور علماء کی ایک کمیٹی جہاز کے ذریعہ چاند دیکھنے کی کوشش کریگی۔

(ب) اگر برطانیہ میں مذکورہ طریقہ سے چاند نظر نہ آئے تو کسی اسلامی ملک سے رویتِ ہلال کی شرعی طور پر ثابت ہونے والی شہادت کی خبر پر انحصار کیا جائیگا ——— اور

(ج) رویتِ ہلال کمیٹی (الف) یا (ب) کی روشنی میں چاند کا اعلان کریگی اور اسکی وسیع پیمانے پر تشہیر کا اہتمام کیا جائیگا، تاکہ پورے جزائر برطانیہ میں ایک ہی دن رمضان کا آغاز اور اختتام ہو سکے ———

(دستخط حاضرین)

بے شک وقت ناکافی ہونے کی وجہ سے لوگوں کو مطلع و جمع نہ کرسکنا بھی عذرِ شرعی ہے لیکن یہاں یہ صورت نہیں ہے بلکہ قبل از وقت ہی پیر کی عید متعین کردی گئی تھی اور اعلان بھی کرادیا تھا کہ ہفتہ کے روز چاند ثابت ہو جانے پر اتوار کو روزہ نہ ہوگا (عید کا دن ہے) مگر نماز عید الفطر پیر ۴ر ستمبر کو ہوگی (یعنی ایک دن تاخیر سے نماز عید پڑھی جائیگی) تاکہ برطانیہ کے سارے مسلمان ایک روز نماز عید پڑھ سکیں — اخبار جنگ ۲۹ر اگست ۱۹۷۸ء

اس اعلان سے اور ۲۲ر اگست ۷۸ء کے شائع شدہ ایک انگریزی پمفلٹ کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید وحدتِ عید کے غلط نظریہ کے پیشِ نظر اور دوسری قوموں کے تہواروں کیطرح عید کو محض تہوار تصور کرلینے کے فاسد عقیدہ کی بنیاد پر ایسا کیا گیا ہے اگر یہ بات نہیں تھی تو کارخانوں کے مالک و مینیجروں کو ملازموں سے متفقہ طور پر اتوار کے روز کی رخصت کی بھی درخواست دلائی جاتی اور خود بھی کارخانوں کے مالک و مینیجروں سے ملکر درخواست منظور کرانے کی کوشش کرتے — یا کم از کم اتنا منظور کرالیا جاتا کہ اتوار کی صبح کو ایک گھنٹہ دیر سے کام پر چڑھینگے اور ایک گھنٹہ زیادہ کام کرکے اسکی تلافی کردینگے اور بعد نمازِ فجر آفتاب ایک نیزہ بلند ہونے پر (پندرہ منٹ بعد) نماز عید و خطبہ سے فراغت حاصل کرلیتے — یا کارخانوں میں نصف گھنٹہ کی رخصت لیکر وہیں نماز پڑھنے کا انتظام کرلیا جاتا اگر آخری دم تک کوشش کرنے کے باوجود ناکامی ہوتی تو عذرِ شرعی ہوتا لہٰذا صورتِ مذکورہ میں نماز مشتبہ ہوگی اگر عذرِ شرعی متحقق ہوجائے تو نماز صحیح ہوگی مگر راجح قول کے مطابق قضا ہوگی ادا نہ ہوگی۔ وتکون قضاءً لا اداءً (الی) فالعذر ھنا لنفی الکراھۃ وفی الفطر للصحۃ (درمختار مع الشامی ص۲۸۳-۲۸۴ جلد اول) (عمدۃ الفقہ ص۲۶۱ ج۲) فاذا لم یکن عذر لا تصح فی الفطر (مراقی الفلاح ص۱۰۷) فقط واللہ اعلم بالصواب

(نوٹ) جواب کو شائع کرنا ضروری ہو تو سوال کی پوری عبارت کے ساتھ شائع کیا جائے سوال کے بغیر جواب شائع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ فقط والسلام

احقر الاحقر

سید عبد الرحیم لاجپوری غفر اللہ لہ ولوالدیہ

اتوار کو صبح ۶ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ